

14090 - حرام کام کے وقوع سے خوفزدہ کا تعل#1740#م کے سبب سے شاد#1740#;
م#1740#ن تاخ#1740#ر کرنے کا حکم

سوال

میری پرورش نصرانی معاشرہ میں ہوئی ہے اور اسلام کو پڑھنے کے بعد اسلام قبول کیا ہے ، قبول اسلام سے قبل میں نے ایک گنہگار اور نافرمان شخص کو اپنے سے کھیلنے کی اجازت دی تھی ، لیکن اس کے بعد میں نے اس سے توبہ کر لی ہے اور میں نے اسے اپنے ساتھ لگنے یا پھر غیر مناسب کلام کرنے کی بھی اجازت نہیں دی اور اب وہ بھی اس سے توبہ کر چکا ہے ۔

اس کے گھر والے اسلام سمجھنے اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے میں میری معاونت کر رہے ہیں ، اس شخص نے مجھ سے شادی کرنے کا کہا ہے لیکن اس کے گھر والے کہتے ہیں کہ تعلیم مکمل کرنے تک انتظار کرو ، تو کیا ہمیں منگنی اس کی گریجویشن مکمل ہونے تک مؤخر کر دیں یا کہ اسی حالت میں منگنی کر لینی چاہیے ؟
میرے علم میں ہے کہ افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ ہم شادی کر لیں تا کہ دوبارہ گناہ میں نہ پڑیں ، اگرچہ ہم ایک دوسرے کو نہ بھی دیکھیں مجھے خدشہ ہے کہ کہیں حرام کام میں نہ پڑ جاؤں کیونکہ شیطان ہمارے ذہنوں میں یہ کام مزین کر کے رکھ دے گا ۔

میں اس مسلمان گھرانے کا احترام بھی کرتی ہوں کیونکہ یہی ایک مسلمان گھرانہ ہے جسے میں جانتی ہوں ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرا تعاون کریں میں حرام کام میں نہیں پڑنا چاہتی ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله

اس اللہ رب العزت کی تعریف اور شکر ہے جس نے آپ کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ، اور آپ پر یہ عظیم نعمت کی ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کی ثابت قدمی کے لیے دعا گو ہیں ، آپ پر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے کہ اسلام سے پہلے جو بھی گناہ ہیں وہ اسلام قبول کرنے کے بعد معاف ہو جاتے ہیں اور اسلام انہیں ختم کر دیتا ہے ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ اور ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمائے ۔

منگنی اور شادی کے بارہ میں ہماری آپ اور اس نوجوان کو یہی نصیحت ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے آپ شادی کر لیں اور خاص کر جب آپ کو حرام میں پڑنے کا خدشہ ہے ، تو اس حالت میں تو شادی تعلیم پر بھی مقدم

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

ہوگی ، اور پھر جب آپ دونوں کی رغبت بھی یہی ہے ، اس لیے نوجوان کو چاہیے کہ وہ اپنے گھروالوں کو اس پر راضی کرنے کی کوشش کرے ۔

اور انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد دلائے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

(اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو بھی شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ شادی کرے ، اس لیے کہ وہ آنکھوں کو نیچا کرتی ہے اور شرمگاہ کی محافظ ہے ، اور جس میں شادی کرنے کی طاقت نہیں اسے روزے رکھنے چاہیے کیونکہ روزے اس کے لیے ڈھال ہیں) ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400) ۔

اور وہ اپنے گھر والوں کو یہ بھی یاد دلائے کہ اس وقت فتنہ بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہر شرعی وسیلہ استعمال کرتے ہوئے ان فتنوں سے بچنے کی کوشش کرے ، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان فتنوں سے بچنے کے لیے مشروع وسائل میں سے سب سے افضل ترین وسیلہ شادی ہی ہے ، بلکہ علماء کرام نے تو بالنص یہ کہا ہے کہ ایسی حالت میں شادی کرنا واجب ہو جاتی ہے ۔ دیکھیں : المغنی لابل قدامہ (341 / 9) ۔

اور اس کے لیے یہ بھی کافی ہے کہ ابھی آپ شرعی طور پر جس میں پوری شرعی شروط اور گواہوں کی موجودگی میں عقد نکاح پر ہی اکتفاء کر لیں اور رخصتی اور ولیمہ کو مؤخر کر لیں ، اس لیے کہ عقد نکاح کی بنا پر آپ دونوں خاوند اور بیوی بن جائیں گے جس سے آپ کے لیے خلوت وغیرہ جائز ہوگی ۔

اگر ایسا ہو جائے تو یہ بہتر ہے ، اور اگر پھر بھی اس کے گھر والے انکار پر مصر ہوں اور اس نوجوان کو حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس میں اگر اتنی استطاعت ہو تو اس پر شادی کرنا واجب ہے چاہے اس میں وہ اپنے والدین کی اجازت نہ بھی حاصل کرے ، اور اسے اپنے گھروالوں کو حتی الوسع اس شادی پر راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ، لیکن اگر وہ ایسا کرنے سے عاجز ہو تو پھر یا تو آپ صبر کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اس سے معاونت حاصل کریں اور روزے رکھیں ۔

اور فتنے اور شہوات والی اشیاء سے اجتناب کرتے ہوئے دور رہیں ، حتی کہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو بھلائی اور خیر پر جمع کر دے ، اور اگر ایسا نہیں کر سکتیں تو پھر آپ کے شرعی ولی پر ضروری ہے کہ وہ کوئی اور نیک اور صالح شخص تلاش کر کے آپ کی شادی کر دے تا کہ آپ حرام کام میں پڑنے سے بچیں ۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

یہاں پر ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جب تمہاری شرعی طور پر منگنی ہو چکی ہو تو اس وجہ سے آپ دونوں کا آپس میں خلوت میں بیٹھنا یا ایک دوسرے سے لمس کرنا اور اکٹھے گھومنے کے لیے نکلنا یا پھر بغیر کسی ضرورت کے بات چیت کرنا جائز نہیں کیونکہ آپ کا عقد نکاح نہیں ہوا اور ایک دوسرے سے اجنبی ہیں لیکن جب نکاح ہو جائے پھر آپ ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں چاہے رخصتی نہ بھی ہوئی ہو ۔

آپ عقد نکاح کی شروط دیکھنے کے لیے سوال نمبر (2127) اور سوال نمبر (7193) کے جوابات کا مطالعہ کریں ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے لیے بھلائی اور خیر میں آسانی پیدا فرمائے اور آپ دونوں سے برائی اور فحاشی کو دور رکھے ، آمین ۔

واللہ اعلم .